© rasailojaraid.com

تصوف و سلوک

ملفوظات مولانا عبد اللہ بہلوی شجاع آبادی

جامع ماسٹر محمد عمر صاحب خان گڑھ

بیعت اور شیخ کی ضرورت فرماتے تھے بیعت کے برکات بے نہایت ہیں۔ راستہ کے خطرات اور اس کی ٹھوکروں سے بچنے کے لئے کسی ماہر کامل متبع سنت کی صحبت و اعانت کے بغیر بصیرت کا آنا ناممکن ہے۔ ہر چیز اپنی اپنی دکان سے ملتی ہے۔ کپڑا، کپڑے والے دکان سے۔ حکمت، حکیم سے۔ دوا پنساری سے۔ علم مدرسہ سے مگر کتابوں کے علم کے مصداق رنگ چڑھانا ہو تو وہ اہل اللہ کے فیض صحبت سے نصیب ہوتا ہے۔

صحبت کی اہمیت کی بڑی دلیل مقام صحابہؓ ہے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ صحابی کی فضیلت اعلیٰ سے اعلیٰ محدثین اور بڑے سے بڑے اقطاب اغواث پر مسلم ہے۔ اس کی فضیلت کا مدار محض حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ہی ہے۔

یک زمانہ صحبتِ با اولیا — بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اہل اللہ کی صحبت میں اور اُن کی توجہ مبارک سے بعض وقت دل میں ایسی نعمت نصیب ہوتی ہے جو ہزار سال کی عبادت سے بھی نصیب نہیں ہوتی۔ پھر فرمایا

او بچہ! جا اللہ والوں کے پاس، شاید تیری میری زندگی کا رجحان اللہ کی طرف لگ جائے۔

فرمایا — دین کے دو جزو ہیں۔ ایک علم نبوت اور دوسرا انوارِ نبوت۔ علم نبوت کتب سے منتقل ہوتے ہیں اور ہم تک پہنچ رہا ہے اور انوارِ نبوت سے سینوں سے سینوں میں منتقل ہوتے آرہے ہیں

ناریاں مر ناریاں را جاذب اند

نوریاں مر نوریاں را جاذب اند

حکیم الامت مرشد تھانویؒ فرماتے تھے اہل اللہ کی صحبت میں ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ کسی شخص کی طرف نظر کر لیتے ہیں تو وہ شخص باسعادت بن جاتا ہے کیونکہ عارف باللہ کی شان زبان بھی بیان نہیں کر سکتی۔ عارف باللہ کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی شان میں فرماتے تھے ؎

اللہ سب کا ایک ہے ، اللہ کا کوئی ایک
لاکھوں میں تو کوئی نہیں ، اربوں میں جا دیکھ

یہ گودڑی پوش ہمارے خاص بندے ہیں میرے تعلق کی برکت سے ان کا ایک تن لاکھوں انسانوں میں ایک خاص امتیازی شان رکھتا ہے۔

ہاں دہاں ایں دلق پوشاں من اند
صد ہزار اندر ہزاراں یک تن اند

قوی: باز گو از نجد از یاران نجد تا در و دیوار را آری بوجد

میرے نجد کے یار کا تذکرہ بار بار کرتا کہ یہ در و دیوار بھی وجد کرنے لگ جائیں اگر مرشد سے محبت اور تعلق بڑھتا جائے گا تو مرشد کے متعلقین کے ساتھ بھی محبت اور انس بڑھتا جائے گا۔ حضرت نانوتوی نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت میں ایک شخص مسجد میں آیا۔ آپ نے پوچھا نام کون ہو۔ اس نے عرض کیا حضرت! میں نائی ہوں اور گنگوہ سے آیا ہوں۔ آپ نے تمام اوراد، وظائف کردیئے گھر لے آئے اس شخص کو دکھلاتے تھے کہ دیکھو ہمارے مرشد کی جگہ سے آیا ہے اسی طرح اگر حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار آگیا تو پھر حضورؐ کے صحابہ پیارے۔ حضورؐ کی ازواج پیاری۔ حضور کی زبان مبارک عربی پیاری۔ پھر نہ صرف مدینہ منورہ پیارا لگے گا بلکہ مدینہ کی گلی کے کتے بھی پیارے لگیں گے۔ حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

یک جاں کند سعدی کہ دو صد جاں
سازیم فدائے سگ دربان محمدؐ

ایک جاں سعدی کی کیا دو سو جانیں سعدی کی ہوں وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گلی کے کتوں پر قربان کردی جائیں۔ عاشقین کی تو یہ حالت ہوتی ہے۔

پائے سگ بوسید مجنوں خلق گفتہ ایں چہ سود
گفت گاہے گاہے ایں سگ در کوئے لیلیٰ رفتہ بود

کتا آیا، مجنوں کتے کے پاؤں چومنے لگ گیا۔ کسی نے کہا۔ او میاں یہ کیا؟ تو مجنوں نے جواب دیا یہ کتا ... جس میں ... سے گذرتا تھا۔ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص نے مدینہ منورہ کا رومال پیش کیا۔ آپ نے چومنا شروع کردیا۔ کسی نے عرض کیا۔ حضرت! یہ رومال تو غیر ممالک سے بن کر آتے ہیں پھر چومنے کی کیا وجہ؟ فرمایا اسے میرے یار کے مدینہ کی ہوا تو سونگھ رکھی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جھنگ کے ایک حاجی صاحب نے سنایا ہم اونٹ پر سوار تھے اور مدینہ منورہ جا رہے تھے۔ اسی طرح دو ماں بیٹی بھی ایک الگ اونٹ پر سوار تھیں، اونٹ کرائے کا تھا۔ لڑکی عشقیہ اشعار گاتی تو اونٹ والا ناراض ہو جاتا۔ لڑکی چپ ہو جاتی۔ جب بیرِ علی کے قریب پہنچے تو گنبدِ خضرا نظر آنے لگا۔ اونٹ والے نے فرطِ مسرت سے کہا ھٰذا روضۃ رسول اللہ۔ وہ دیکھو روضۂ رسولؐ نظر آ گیا۔

ماں نے بھی دیکھ لیا۔ لڑکی نے کہا اماں اماں مجھے بھی دکھا، ماں نے روضۂ اطہر کی طرف اشارہ کیا۔ لڑکی ماں سے لپٹ گئی اور آنکھ سے ایسی ٹکٹکی باندھی کہ جان اللہ کے سپرد ہو گئی۔

پھر معلوم ہوا کہ جب یہ لوگ یار کے گنبدِ اطہر کو نہیں دیکھ سکتے تو پھر یار کے ہاں حاضری کیسے دے سکتے ہیں۔
حکیم الامت مرشد پاک تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات سے ثابت ہے کہ ایک شخص پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہاتھ میں تھیکلی بجاتا عشقیہ اشعار گاتا جب مکہ معظمہ پہنچا تو کسی نے کہا اب تو چپ ہو جاؤ یہ مکہ ہے۔ اسی وقت یہ شعر پڑھا۔

چوں رسی بکوئے دلبر بسپار جان مضطر
کہ مبادا بارِ دیگر نہ رسی بدیں تمنا

جب یار کے کوچہ میں آ، تو اپنی لاچار جان کو کوچۂ محبوب پر قربان کر دے شاید پھر کبھی ایسا موقعہ نہ ملے، گرا اور اللہ کے سپرد ہو گیا۔

کوئی کعبہ جاتے ہیں کعبہ کو دیکھنے! کوئی کعبہ جاتے ہیں کعبہ والے کو دیکھنے۔ کوئی مدینہ جاتے ہیں مدینہ کو دیکھنے! کوئی مدینہ جاتے ہیں مدینہ والے کو دیکھنے۔

فرمایا حقیقت حج تو یہ ہے کہ حاجی صاحب کو مکہ معظمہ کی زیارت سے مکی زندگی سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ چڑھ جائے۔ اور مدینہ منورہ کی زیارت سے مدنی زندگی سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ چڑھ جائے۔ پہلے بے نمازی تھا اب نمازی بن جائے پہلے غیر متبع سنت تھا اب متبع سنت ہو گیا۔ پہلے مکاری چالاکی فریب کاری کرتا تھا۔ اب متقی بن گیا تو سمجھ لیں کہ حاجی صاحب کا حج مقبول ہو گیا۔ اگر پہلی اور ادائیگی حج کے بعد والی زندگی میں فرق نہیں آیا اور صرف یہ بلڈنگیں دیکھ کر آیا ہے ـــــ اکابر کی کتب میں موجود ہے اگر حاجی صاحب کا حج مقبول ہے تو یہ حاجی صاحب چار سو آدمیوں کی ہدایت کا موجب بنے گا۔ اور اگر حج نامقبول ہوا تو ادائیگی حج کے بعد والی زندگی میں فرق نہ آیا تو چار سو آدمیوں کی گمراہی کا موجب بنے گا۔

فرمایا حضرت لاہوری نور اللہ مرقدہٗ، قاضی احسان احمد شجاع آبادی کی مسجد میں تشریف لائے۔ تو میں حاضرِ خدمت ہوا۔ حضرت قاضی نے حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا۔ حضرت! جس کے لئے آپ تشریف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوئے وہ آئے بیٹھے ہیں چنانچہ میں حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کو ملا اور اپنے غریب خانہ لے آیا۔

قاضی صاحب مرحوم کی مسجد میں فرمایا۔ "اے شجاع آباد والو! تمہیں اللہ والوں کی حقیقت کیا معلوم؟ ان لوگوں کے جوتوں میں وہ موتی ملتے ہیں جو بادشاہوں کے تاجوں میں بھی نہیں ملتے"

پھر فرمایا:۔ ہم نے ان اللہ والوں کی جوتوں کی مٹی کے ذرّوں کو سُرمہ بنایا تو ہمیں سب کچھ ملا۔

فرمایا توحید ہے خداتعالیٰ کی ذات کے سوا کسی پر نظر و اعتماد نہ رہے ؎

نہ ہم کسی کے نہ کوئی ہمارا ہم سب اسی کے وہی ہمارا

حضرت محمد عمر چشمہ شریف والے جو کوئٹہ سے تین میل مغرب کی طرف چمن کی سڑک پر چشمہ شریف ایک خانقاہ میں ان کی خدمت میں توحید کی بات ہو رہی تھی۔ میں نے عرض کیا حضرت! دعا کریں میرا خدا ہو جائے۔ آپ نے حیرت کی نگاہ سے دیکھ کر فرمایا۔ ہیں تیرے بہت خدا ہیں! میں نے عرض کیا جی ہاں سائیں۔ اگر ایک دو ہوتے تو کسی کو شام کو منا لیتا کسی کو صبح کو منا لیتا۔ بیوی میری خدا، اولاد میری خدا، نمبردار میرا خدا۔ خواہشات نفسانی میرے خدا۔ قرآن میں نہیں آتا افرءیت من اتخذ الٰھہ ھواہ۔ کیا تو نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے خواہشات نفسانی کو خدا بنا رکھا ہے۔

فرمایا توحید خدا را واحد گفتن کا نام نہیں۔ توحید خدا را واحد بودن یعنی صرف خداتعالیٰ کی ذات کا ہو جانا غیر کا نہ ہونا توحید ہے۔

فرمایا صوفیاء کو میری یہ نصیحت یاد رکھنا چاہئے کہ دنیاداروں کی صحبت سے پرہیز کریں ان کی باتیں حضرت جنید بغدادیؒ اور بایزید بسطامیؒ جیسی ہوتی ہیں مگر عمل یزید سے بھی زیادہ بدتر ہوتا ہے۔ ان کی صحبت علماء اور صوفیا کے لئے زہر قاتل ہے۔

تبلیغ بالتوحید کرنا یہ انبیائی کام ہے۔ میں قطب زمن حضرت فضل علی قریشی مسکین پوری کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کیا۔ حضرت! تبلیغ تو کر رہا ہوں۔ مگر خلقت تو کھاتی ہے فرمایا پہلے منہ عالمیں دا بلتے نبی کے وراثت میں پھر ڈرتے خلقت کی ملامت سے ہیں۔

© rasailojaraid.com